خطبات سید محمود میاںؒ

(۳)

محمود الملۃ والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیشِ نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

مہمان بننے کے آداب

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۲۹ ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ / ۳۱ جنوری ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

نبی علیہ السلام نے کسی کے یہاں بطورِ مہمان آنے جانے کے لیے بہت سارے آداب بتائے ہیں ان میں ایک ادب یہ بھی بتلایا کہ جس کو دعوت دی جائے پھر وہ ہی جائے بس ! ایسا نہ کرے کہ اپنے ساتھ اور مزید لوگوں کو لے جائے ! یہ چیز اچھی نہیں ہے، اس سے بعض دفعہ میزبان کو بہت پریشانی ہوتی ہے بلکہ شرمندگی ہوتی ہے ! اس نے انتظام دو چار آدمیوں کا کیا ہوا ہے اور کوئی لے کر آٹھ آدمی پہنچ جائے تو اسے بہت زیادہ پریشانی ہوگی اور انتظام اگر نہ ہوسکا تو اسے شرمندگی بھی ہوگی ! اور اگر مہمان کوئی سوجھ بوجھ والا ہے تو اسے بھی شرمندگی ہوگی کہ یہ میں نے کیا حرکت کی ؟ اگر سوجھ بوجھ نہیں ہے بے حس اُجڈ ہے پھر تو شرم نہیں آئے گی نہ اسے پتہ چلے گا کہ میں نے کیا کیا ہے ؟

میرے اس عمل سے کسی کو کیا تکلیف پہنچی ہے ؟ ورنہ اس عمل سے بہت تکلیف ہوتی ہے ! !

میزبان سے پیشگی اجازت طلب کرنا :

اب یہ نبی علیہ السلام نے صرف بتلایا ہی نہیں صرف زبانی بتلایا ہو بلکہ سکھایا بھی ہے ! ! ایک دفعہ جب آپ تشریف لے جا رہے تھے کسی کے ہاں تو راستہ میں ایک صاحب ساتھ ہو گئے ، جیسے کوئی مسئلہ پوچھتا ہوا باتیں کرتا ہوا ، چلتے چلتے وہاں پہنچ گئے جو میزبان کا گھر تھا جس نے دعوت دی تھی ، اب یہ صاحب سمجھدار نہیں ہوں گے اتنے کہ یہاں سے وہ واپس خود ہی ہو جاتے کہ اچھا مجھے اجازت دیں میں چلتا ہوں ، باتیں کرتے رہے ساتھ رہے ، بعض لوگ سادے ہوتے ہیں اس طرح کے اُنہیں اس چیز کا احساس نہیں ہوتا !

بخدا سب سے زیادہ با لحاظ ، لحاظ دار شخصیت تھی نبی علیہ السلام کی ، اس لیے جب آپ وہاں پہنچے تو آپ کی طبیعت کو بھی یہ کہنا مشکل ہو رہا تھا کہ تم جاؤ میں کھاؤں گا یہاں ، میں رہوں گا یہاں ، اس کا مطلب تو یہ ہوا ، یہ بھی فرمانا مشکل ہو رہا ہوگا آپ کو ، ادھر میزبان پر بار ہو ، یہ بھی طبیعت پر گراں گزر رہی تھی صورتِ حال ! تو جب وہ لینے والے پہنچ گئے اور وہ اندر لینے آیا تو آپ نے پوچھا یہ میرے ساتھ ایک صاحب ہیں اگر تم اجازت دو تو یہ بھی اندر آجائیں گے ، باقاعدہ آپ نے ان سے اجازت لی حالانکہ آپ بڑے تھے بہت بڑے تھے اتنے بڑے تھے کہ اس سے بڑا مرتبہ ہی کوئی نہیں انسانوں میں مخلوق میں ، بے اجازت بھی لے جاتے تو بس میں لے آیا ختم بات ! اور وہ بھی خوش ہوتا کہ بس آپ لائے ہیں تو بس ختم بات ، کچھ بھی نہ کہتا ، لیکن سکھانے کے لیے کہ اتنا اہم مسئلہ ہے امت کو تعلیم دینے کے لیے آپ نے یہ چیز کی ، تب ہی تو چودہ سو سال بعد بھی آج ہمیں یہ باتیں پہنچ رہی ہیں اور آئندہ بھی چودہ سو سال تک اگر قیامت نہ آئی تو یہ ان شاء اللہ پہنچتی رہیں گی ! تو یہ بھی آداب میں سے ہے ! !

مہمان کے ساتھ طفیلی بننے کا طریقہ :

(ایک یہ بھی ہوتا ہے) کہ چل تو بھی میرے ساتھ چل اور تو بھی میرے ساتھ چل ، تو بھی آجا

تو بھی آجا، کوئی بات نہیں ! ''کوئی بات نہیں'' یہ تو آپ کے لیے کہنا آسان ہے جس نے بلایا ہے جس کے ہاں جانا ہے اس بے چارے کو کتنی مشکل ہوجائے گی، پریشانی سے دوچار ہوجائے گا !

پھر یہ سوچے انسان کہ میرے ساتھ اگر ایسا کردے کوئی تو مجھے کتنی پریشانی ہوگی ! تو اوّل تو کسی کو ساتھ ہونا نہیں چاہیے ایسا موقع اگر ہو، کہاں جارہے ہیں پوچھ لے تو یہ اندازہ ہوجائے تو بس جو ضروری بات ہو وہ کرے یا جہاں تک ہو وہ کرے وہاں تک پھر رخصت ہوجائے بس میں اب اجازت چاہوں گا چلا جائے ! اور اگر ساتھ چلا گیا تو پھر اسے چاہیے کہ اسے آگاہ کردے اجازت لے کہ یہ صاحب میرے ساتھ آگئے ہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو یہ بھی اندر آجائیں کھانے میں شریک ہوجائیں ؟ تو ان صاحب نے بخوشی اجازت دے دی وہ کہنے لگے انہیں اجازت ہے !

اور جہاں پر آپ کسی کو ساتھ لے جانا چاہتے ہوں اور میزبان کو نہیں پتا تو وہاں پہلے سے اسے بتادیں کہ بھائی میرے ساتھ فلاں فلاں ہوگا !

حدیث شریف سے رہنمائی :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلٰوۃ و السلام کا ایک فارس سے تعلق رکھنے والا پڑوسی شوربا اچھا بناتا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شوربا تیار کیا، پھر آکر حضور ﷺ کو دعوت دی کہ آپ کھانے پر تشریف لے آئیں ! حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ان کو بھی دعوت ہے ؟ عائشہ بھی ساتھ ہوں گی ؟ اس نے کہا نہیں، بس آپ کی دعوت ہے اور کسی کی نہیں ! حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں (تو مجھے بھی تمہاری دعوت قبول نہیں) تو وہ صاحب چلے گئے ! !

پھر دوبارہ انہوں نے کچھ دنوں بعد دعوت دی ! آپ نے فرمایا عائشہ کو بھی ؟ اس نے کہا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : نہیں تو نہیں ! وہ پھر چلا گیا ، ان صاحب کے منع کرنے کی کیا وجہ ہوگی ؟ کیا مصلحت ہوگی ؟ کیا مجبوری ہوگی ؟ اللہ جانے ! ! کہ جس پر وہ نہ بھی نہیں

کہہ سکتا تھا اور ہاں بھی نہیں کہہ سکتا تھا ! !

تیسری دفعہ جب آپ کو پھر دعوت دی تو آپ نے دریافت فرمایا عائشہ ساتھ آئیں گی ؟ اس نے کہا ٹھیک ہے آجائیں ! تو آپ زوجہ محترمہ کو ساتھ لے کر گئے دعوت میں [1]

بعض دفعہ آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوتا تھا، اس طرح کی تقریبات اور بھی ہوتی ہوں گی ! ! تو اگر ساتھ کسی کو لینا ہے زائد تو اس کی اطلاع ہونی چاہیے کہ ہم آرہے ہیں اور ہم اتنے آدمی ہوں گے ! یہ ساری بات بتانی چاہیے یا یہ کہ میں فلاں کو بھیج رہا ہوں اور اس کے ساتھ فلاں بھی ہوگا ! !

ایک واقعہ :

ہمارے ایک جاننے والے ہیں انہیں فون آیا، دُور سے کوئی ان کے رشتے دار لاہور سے باہر کے کہ فلاں آدمی آرہا ہے وہ آپ سے ملے گا اسے کام ہے آپ سے، انہوں نے کہا ٹھیک ہے ! اب وہ دور کا سفر کر کر رات کو دس گیارہ بجے ان کے ہاں پہنچ گیا اور یہ انتظار میں تھے، اب جب وہ پہنچا تو اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی، اس کے ساتھ اس کے بچے بھی ! اب کھانے کی تو کوئی بات نہیں ہوتی کہ صرف کھانا کھلا دو تو چلو جلدی سے کرلو انتظام، لیکن آئے ہیں سوئیں گے پھر عورت کا انتظام اور نوعیت کا مردوں کا اور نوعیت کا ہوتا ہے ! عین وقت پر یہ چیز ! ! کتنی غلط ناسمجھی کا پیغام دیا اس شخص نے جبکہ اسے پتہ تھا وہ آرہا ہے اس کے ساتھ اس کی بیوی اور بچے بھی ہیں تو ان میزبان کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی بٹھانے میں، ایک گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تو بستر کے انتظام میں لگ گیا ان کا، پھر عورتوں کے لیے الگ انتظام، مرد کو تو اندر نہیں گھسا سکتے، اگر محرم رشتہ دار ہو تو بٹھاتا ہے اندر، چلو تم بھی آجاؤ اندر، سو جاؤ، غیر کے لیے الگ انتظام کرنا پڑے گا تو یہ چیزیں اسلام نے بتائی اور سکھائی ہیں کہ ان چیزوں کا خیال رکھو !

کسی کے گھر کھانے کے وقت جانا :

اور اگر وقت ہے کھانے کا ! کھانے کے وقت جانا ہو تو یہ نہیں کرنا چاہیے، کھانا کھا کر جائیں باہر ہوٹل سے چاہے کھانا پڑے اور اگر پہنچنا ہے تو پھر انہیں پہلے سے اطلاع دے دیں کہ ہم آرہے ہیں

---

[1] صحیح مسلم کتاب الاشربۃ رقم الحدیث ۵۳۱۰ (۲۰۳۷)

اتنے بجے اور کھانا کھائیں گے یہ بھی بتا دیں کیونکہ آپ جائیں انہیں بتائیں نہ اور کھانا بھی ہوٹل سے کھالیں اور انہوں نے پکا بھی رکھا ہے اور کہیں کہ نہیں ہم تو رجے ہوئے ہیں ! یہ تو غلط بات ہے انہوں نے کھانا پکایا ہے پانچ چھ آدمیوں کا اور آپ کہیں ہم کھا کر آئیں ہیں یہ بھی تکلیف پہنچائے گا جس نے انتظام کیا ہے خرچ کیا ہے ! تو دونوں صورتیں بتا دیں کہ ہم کھانا کھا کر آئیں گے، اتنے آدمی ہیں یا ہم کھانا آکر کھائیں گے صاف بتا دیں ! !

ہم اسی طرح کرتے ہیں الحمد للہ کہیں جائیں تو اطلاع دیتے ہیں اور اگر کھانا کھا کر جانا ہو تو بھی بتا دیتے ہیں کہ کھانا کھا کر آئیں گے کچھ مت کرنا ! اور عین وقت پر جانا پڑ جائے تو چاہے ہمیں باہر سے ہوٹل سے کھانا پڑے کھالیتے ہیں یا ہوٹل سے لے کر چلے جاتے ہیں اس کے گھر کہ ہم بے وقت جارہے ہیں اچانک تو بس ہم لے گئے ہیں پھر یہ جو کھانا کھائیں گے اب اس کے ساتھ گھر میں تیار ہوگا اس کے ساتھ ایک پلیٹ میں یہ بھی رکھ دیں گے، اسے بوجھ بھی نہیں ہوگا کام بھی آسان ہوگا ! !

اسلام نے بے حسی نہیں سکھائی :

اسلام نے یہ چیزیں سکھائی ہیں ، اسلام نے بے حسی نہیں سکھائی ! انسان بالکل بیہودہ حرکتیں کرے رشتہ داری کے نام پر دوستی کے نام پر، دوسرے پر کیا تکلیف گزر رہی ہے اس کا احساس بھی نہ کرے ! دینِ اسلام نے منع کیا ایسے معاشرے کو پسند نہیں کیا، بڑا مہذب بڑا ہلکا پھلکا صاف ستھرا ایک سادہ معاشرہ تشکیل پائے ایسے اصول اور آداب اور معاشرت کے طریقے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے عمل کر کے دکھائے ! !

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی سمجھ بھی عطا فرمائے اور اس پر عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے !

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ